لغات
ع ۵۳۳۲
(نو جلدیں)
حدیقة الاسلام وغیرہ
(عقائد - مناظرہ - فقہ - اصول فقہ - ادعیہ و اعمال)

۵۳۳۳۷

سالھ ۱

ہو العزیز

ہزار ہزار شکر پروردگار کہ درین ایام فرخندہ فرجام کتاب مستطاب تصنیف افضل المتکلمین سرآمد محققین جناب مولوی سید محمد ابو الہاشم صاحب دام افضالہ متوطن موضع گگرہ پرگنہ نوابگنج ضلع الہ آباد موسوم بہ

عشرہ کاملہ

جواب سوال جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب ساکن محلہ خلد آباد من محلات شہر الہ آباد

مخفی نرہی کہ اس کتاب کے مصنف نے ایک کتاب اور بھی موسوم بعین الایمان فرقہ ناجیہ کی تحقیقات مین ایسی عمدہ لکھی ہے کہ جسکو عجائبات قدرت خداوندی کا نمونہ کہیے تو بجا ہے وہ بھی عنقریب چھپنے والی ہے اور ان دونون کتابون کا حق تصنیف مومنین کیواسطے وقف کیا ہے جو صاحب چاہین دونون کتابون کو بلا اذن چھاپ سکتے ہین

۱۸۹۵ء

مطبع ایکسچینج پریس الہ آباد مین طبع ہوا

نقل اشتہار میر علی حسین مشتہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

التماس بخدمت جمیع حضرات مجتہدین و علماء شیعہ

جوانمردان نہ پیچند از میان رو * ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو

تمہید ایک مدت سے میرے عزیز و قریب اور دوست و احباب شیعہ اپنے
مذہب کے طرف مجھکو رغبت دلاتے اور مجھہ سے اور اون سے طرح طرح کے مذہبی مباحثات ہوتے رہے
بالآخر میرے اون کے درمیان مین یہہ آخری قول قرار پایا کہ اگر حضرات علماء شیعہ
اوس سوال کا جواب جسکو عرصہ چھہ مہینہ ہوے مولوی محمد ابو القاسم صاحب نے (اور
بعدہ سید شاہ محمد ولایت حسین صاحب نے دائرہ سوال کو وسیع کر کے) شائع کیا ہے
اور جمیع علماء شیعہ ہندوستان کے خدمت مین بغرض جواب بھیجا ہے مگر کسی صاحب نے
آجتک اوسکا جواب نہین دیا چار مہینہ کے مدت مین موافق شرائط مندرجہ سوال کے
عنایت فرمائین تو مین مع بعض اپنے اعزہ اور احباب کے مذہب شیعہ اختیار کر لون ورنہ وہ
سُنّی ہو جائین — اے حضرات مجتہدین و علماء شیعہ اگر آپ کو اپنے مذہب کی حمایت
اور حق کی تائید اس امر پر مجبور کرتی ہو کہ ایک جماعت بندگان خدا کو اوس مذہب مین
جسکو آپ حق جانتے ہین داخل کرین اور ایک ایسی جماعت کو جو اوس مذہب مین داخل
ہے اوس سے نکلنے اور مذہب باطل کے اختیار کرنے سے روکین تو آپ کو خدا اور
رسول اور آئمہ معصومین کی قسم ہے کہ مدت مذکورہ مین اوسکا جواب تحریر فرمائین گے

اتنی مدت مین جواب کافی حسب شرائط شائع نہوا تو یقیناً یہہ کہا جائے گا کہ حضرات شیعہ
اہل سنت کے جواب سے ویسا ہی عاجز ہوئے جیسا قرآن کے مقابلہ مین فصحاے
عرب۔ اور پہر اگر کوئی تحریر اہل سنت کے رد مین آپ کے طرف سے شائع ہوگی تو
اس بار مقدم کی زیر بار رہے گی اور تہوڑے ہی دنون مین آپ سنینگے کہ ایک جماعت
کی جماعت اون شیعون کی جنکا مذہب تشیع آبا عن جد موروثی تہا یا تو کہلم کہلا
سنی ہو جائینگے یا بظاہر شیعہ اور بباطن سنی رہینگے اور جنکو مذہب اہل تشیع مین کسیقدر
تذبذب تہا وہ اپنے مذہب پر مستحکم ہو جائینگے اور اگر مذہب تشیع حق ہے تو ان سبکا
بار گناہ آپ حضرات کے ذمہ رہیگا ہم اتمام حجت اور احقاق حق کے نظر سے اوس
سوال کے مضمون کو باختصار پہر تحریر کرتے ہین اور امیدوار جواب ہین۔

مقدمہ ہم اہل سنت وجماعت حضرات خلفاء ثلثہ وغیرہ رضی اللہ عنہم کے
ایمان کا بوجوہ ذیل ایمان رکہتے ہین۔ [1] ایمان لانا۔ [2] ہجرت کرنا۔ [3] حضرت پیغمبر خدا صلعم
کی جان ومال سے مدد کرنا۔ [4] حضرت کی صحبت کیمیا اثر سے فیضیاب ہونا۔ [5] آپ کے ساتہہ
شرف قرابت سے مشرف ہونا۔ [6] شرکت بدر [7] وبیعۃ الرضوان سے بہرہ یاب ہونا۔
[8] آنحضرت کا انسے مہمات دینی مین مشورے لینا۔ [9] اشاعت اسلام واعلاء کلمۃ اللہ مین ہر طرح کی
کوشش کرنا۔ [10] ترتیب وجمع واشاعت قرآن۔ [11] جہاد با کفار۔ [12] بلاد کفار کو فتح کرکے ممالک
اسلامیہ مین داخل کرنا۔ [13] کفر وبت پرستی کا قلع وقمع کرنا۔ [14] باوجود حصول سلطنت و
ثروت ظاہری فقیرانہ طرز سے بسر کرنا۔ مدت العمر لذات دنیا سے بے رغبت رہنا۔
[15] جناب امیر وجملہ [16] صحابہ واہل بیت کا انکی اطاعت وحمایت ونصرت مین سرگرم رہنا۔
[17] ہنگام وفات سلطنت وخلافت پر اپنے کسی بیٹے یا خواہ عزیز وقریب کو جانشین ومتمکن نکرنا
اور نہ [18] اون کے گذر اوقات کے لئے اوس مین سے کوئی حصہ خواہ جاگیر مقرر کرنا۔ [19] حجرہ مطہرہ
اقدس مین جناب رسالتمآب صلعم کے مدفون ہونا۔ اور [20] جناب امیر اور تمام اکابر صحابہ کا
اون کے تجہیز وتکفین ونماز جنازہ مین شریک ہونا اور وہان دفن کرنا۔ [21] حضرت کرار غیر فرار
سرگروہ زمرۂ لا یخافون لومۃ لائم یعنی جناب امیر کا سیرت خلفاء کو اختیار کرنا
اور اوس پر تا حیات قائم رہنا اور [22] ہمیشہ اون کو کلمات دعا وثنا سے یاد فرمانا۔ [23] جناب
امیر اور دیگر اہل بیت کبہار یا صحابہ پیغمبر خدا مین سے کبہی کسی کا نہ حالت حیات مین نہ بعد اونکے

اشارۃً یا کنایۃً یا صراحۃً اون کے نفاق یا کسی ایسے امر کا ذکر کرنا جو اون کے انحطاط
شان کا موجب ہو۔ حضرت پیغمبر خدا صلعم کا مختلف طور سے اونکی مدح کرنا۔ وغیرہ وغیرہ
جنکی تفصیل کتب کلام اہل سنت وجماعت مین مندرج ہے۔ نفس الامر اور واقع مین
یہی دلائل ہین جن سے نہ محض حضرات خلفا ثلثہ بلکہ خود جناب امیرؑ اور دیگر صحابہ کا
ایمان بلا تخصیص اون کے مخالفین کے مقابلہ مین ازروے عقل سلیم ثابت ہوتا ہے
اور اگر ان دلائل کو واقعی دلائل ایمان نہ تسلیم کرین تو جناب امیر علیہ السلام کا ایمان
مخالف کے مقابلہ مین ثابت ہونا دشوار بلکہ قریب قریب محال کے ہے مگر ہان انکو جناب
امیرؑ کے ایمان کے واقعی دلائل مشتبہ مان لینے مین انہین دلائل سے ایمان حضرات
خلفا ثلثہ بھی مجبورًا تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ حضرات شیعہ نا عاقبت اندیشی سے بوجہ بغض وعناد
صحابہؓ بلا لحاظ اس کے کہ ع گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد ٭ ان روشن
دلیلون کو غلط ٹھہراتے ہین اور یہہ خیال نہین فرماتے کہ اگر یہہ دلیلین غلط ٹھہرین تو
جناب امیرؑ کا ایمان ثابت کرنے کے لئے ان دلائل کے سوا ایسی کون دلیل لائین گے
جو خوارج کے مقابلہ مین (کہ حضرات شیعہ کے طرح وہ بھی اسلام کے ایک فرقہ مین
معدود اور ضروریات دین کے قائل ہین) کافی ہو سکے۔ ہان اگر کوئی دوسری دلیل
ایسی رکھتے ہون کہ جو قابل اطمینان اور مسکت مخالف ہو اور بالتخصیص جناب امیر ہی
کے ایمان کو ثابت کرے تو پیش فرمائین اہل سنت نے تو یہہ دلائل پیش کین جن سے
جیسا ایمان جناب امیرؑ کا ثابت ہوتا ہے ویسا ہی حضرات خلفاء و دیگر صحابہ کا بھی۔

سوال۔ لہذا اب جمیع مجتہدین وعلماء شیعہ سے سوال کیا جاتا ہے کہ
اگر آپ حضرات ہمارے ان دلائل سے ایمان حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کے قائل
نہین ہوتے تو جناب امیرؑ علیہ السلام کا ایمان خوارج کے مقابلہ مین کسی ایسی دلیل
سے ثابت کردین جسکو وہ بدون چون وچرا تسلیم کرلین اور اوس سے صرف جناب
امیر ہی کا ایمان ثابت ہوتا ہو اور علاوہ ہمارے ان دلائل کے ہو مگر یہہ
یاد رہے کہ اگر ایسی کوئی دلیل پیش نکرسکین تو ہرگز ہرگز قصد تحریر جواب
نہ فرمائین ورنہ جواب ہی نہ ہوگا۔ اور نہ سائل بیاوسکی پابندی لازم ہوگی جواب
مین کوئی کلمہ سخت یا خلاف تہذیب استعمال نہ فرمائین غرض اس سوال سے حق د

باطل کا امتحان ہے ورنہ محبت جناب امیر علیہ السلام ہم اہل سنت وجماعت کا عین مقتضائے ایمان ہے۔

المشتہر

سید علی حسین ولد سید محمد حسین کاظمی ساکن موضع نہال پور ضلع الہ آباد
(ماہ صفر ۱۳۱۱ھ)

اوس خط کی نقل جو جناب میر ذاکر حسین صاحب منصف وغیرہ کے پاس آیا اور کاتب نے اوس مین اپنا نام ظاہر نہین کیا ہے

بعالیخدمت جناب مولوی سید آغا وسید عابد حسین وسید ذاکر حسین وسید خورشید علی وحسین جان خان وسید نصیر الدین حسین وسید محمد ہادی ومولوی سید محمد حسین وحسین علیخان واحسن خان وپناہ علیخان ومرتضی خان وواحد حسین خان وتقی علیخان ومیر مدد علیخان وغیرہ صاحبان وجمیع حامیان ملت حقہ اثنا عشریہ وموالیان اہلبیت علیہم السلام گذارش آنکہ سوال مطبوعہ مولوی ابو القاسم سنی موسوم بہ **سوال از جمیع علماء شیعہ** کا جواب اب تک کسی صاحب نے نہین تحریر فرمایا باوجودیکہ جناب سید آغا صاحب قبلہ سے اکثر جمعہ مین خود بندہ نے ونیز میرے بعض ہمراہیون نے عرض کیا مگر افسوس کہ مسموع نہوا۔ اِس زمانہ مین مخالفین کا جیسا زور شور ہے وہ ظاہر ہے اِس سوال کے جواب کیطرف جو ہمارے علماء مذہب توجہ نہین فرماتے اوس سے عوام شیعہ یہہ نہین سمجھتے کہ سوال قابل جواب نہین ہے بلکہ اون کا یہہ خیال ہے کہ ہمارے علماء عاجز جواب دینے سے ہین چنانچہ ابو القاسم سنی نے خواہ جس کسی نے اوس کے نام سے سوال شایع کیا ہے بڑے دعوی کے ساتھہ لکھا ہے کہ اِسکا جواب قیامت تک شیعہ نہ دیسکین گے

سو وہ بات صحیح نظر آتی ہے۔ ہرگاہ جناب آغا صاحب قبلہ نے ھزیل الفسطاط بجواب سوال احمد حسین مترجم تحریر فرما کر شایع کر دیا باوجود یکہ اوس کے سوال کو کوئی شخص شیعہ خواہ سنی مین سے نہ جانتا تھا اس لیے کہ محض زبانی گفتگو تھی تو ایسی حالت مین ایسے سوال کا جواب نہ دینا سراسر دلیل عجز و موجب شرمندگی و ذلت ہم شیعیان و باعث گمراہی و خدشہ عوام مومنین کا ہوگا زیرا کہ بڑے زور شور سے اوس سوال مین دعوی کیا گیا ہے اور غالبا صدہا بلکہ ہزارہا کاپی اوسکی قریب قریب تمام ہندوستان کے علمار شیعہ کے خدمت عالی مین ارسال کی گئی ہے جیساکہ ایک سنی ناقل تھا مگر افسوس کہ کسی نے اس کے جواب کے طرف قلم نہ اوٹھایا بڑے بڑے لوچ و لغو اعتراضات و سوالات اہل سنت کا جواب تحریر کر کے شایع کیا جائے اور ایک اعتراض جو بدانست علمار اہل سنت عسیر الجواب بلکہ متعذر الجواب ہے اور ایسے دعوی و تعدّی کے ساتھہ کیا جائے اوس کے نسبت صرف اسقدر کہکر ٹال دیا جائے کہ سوال لغو ہے و قابل جواب نہین ہے ۔ سبحان اللہ عوام شیعہ تو عجب نہین کہ اپنے مذہب مین اونکو تردد و شک پیدا ہو جائے۔

ایک روز حضور کی خدمت مین ایک بڑے عالم اہل سنت الہ آباد کے حاضر ہوا جنکا علم و فضل مسلمۂ فریقین ہے اثنار گفتگو مین اس سوال مطبوعہ کا بھی ذکر آگیا اوسوقت مولانا موصوف نے فرمایا کہ ہمکو ایسی مذہبی چھیڑ چھاڑ سے سخت نفرت ہے۔ حتی کہ مقدمہ اذان مین ہمنے اہل سنت کی برائی اپنے سر لی مگر مولوی محمد کا ساتھہ نہ دیا لیکن سوال فی نفسہ نہایت معقول و ناممکن الجواب ہے کیا معنے کہ جن دلائل سے خلفار کے فضائل و ایمان ثابت کیے جاتے ہین وہی دلائل اثبات فضائل و ایمان جناب امیر مین بھی بمقابلہ خوارج پیش کیے گئے ہین اور اونہین دلائل سے آپ کے فضائل و ایمان ثابت ہو سکتے ہین لیکن جسوقت کہ شیعہ نے براہ ناانصافی اون سب ہمارے دلائل کو بزعم خود غلط و مجروح و باطل قرار دیا تو گویا جو دلائل کہ اثبات ایمان جناب امیر مین بمقابلہ خوارج پیش کیے گئے اون کو خود ہی باطل قرار دیا پس اب کوئی دوسری دلیل باقی نہین رہتی کہ پیش کیجائے الغرض شیعہ اثبات ایمان جناب امیر سے بمقابلہ خوارج عاجز

ہین تاوقتیکہ اہل سُنّت کے پہلو کو اختیار نہ کرین ہرگز ثابت نہین کرسکتے اسیطرح اثبات نزول قرآن و اعجاز قرآن و معجزات نبوی و حقیت اسلام وغیرہ مین شیعہ بمقابلہ منکرین اسلام سخت عاجز و مضطر ہوجاتے ہین اور لاچار ہوکر اہل سُنّت کا پہلو اختیار کرنا پڑتا ہے انتہی کلامہ۔

اب اس قسم کی باتون سے عوام شیعہ کو سخت تردد و شک اپنے مذہب مین پیدا ہونیکا خوف ہے اور بعض لوگ مثلاً بندہ یا اور میرے دیہاتی شیعہ سخت تذبذب مین گرفتار ہین اور آغا صاحب قبلہ کے پیچھے نماز پڑھنا ہی چند دنون سے ترک کردیا ہے لہذا بذریعہ عریضہ ہذا آپ سب صاحبون کی خدمت مین گذارش ہے کہ برائے خدا ہم لوگون کو اس ورطۂ ضلالت سے نجات دین اور جواب سوال مذکورہ کے اشاعت کیطرف متوجہ ہون ورنہ انجام کار ضعیف الیقین شیعہ گمراہ ہوجائینگے اور اسکا عذاب دلکال و وبال آپ سب صاحبون کے گردن پر پڑے گا کہ باوجود تاکید و تقاضے کے بہی اپنے مذہب کے اعانت مین متوجہ نہ ہوے آپ سب صاحب ایک دوسرے کو مضمون عرضداشت سے مطلع کردین اور آپس مین صلاح و مشورہ کرکے اس امر مین کوشش و توجہ فرمائین بندہ بہی بقدر حیثیت چندہ خرچ طبع و اشاعت دینے پر حاضر ہے اور مقدمہ اذان مین بہی بقدر حیثیت اپنے دیچکا ہون فقط

راقم

ایک بندہ مومن گرفتار بلاء شک ساکن بعض دیہات الہ آباد

مکرر آنکہ جی چاہتا تہا کہ اس مضمون کو مجمع عام مین کسی مجلس وغیرہ مین جمیع حاضرین مجلس کو مخاطب کرکے کہون کہ اوس مین خاص و عام سب جمع ہوتے ہین مگر اول تو یہہ خیال کہ لوگ مجھکو انگشت نما کرینگے دوسرے یہہ کہ عوام شیعہ کو اور زیادہ تردد و شک ہوجائیگا اور یہہ بات راز و سرگوشی خواص کے قابل ہے عوام مومنین مین شایع ہونا مناسب نہین ہے فقط

اوس خط کی نقل جو میر علی حسین صاحب نے جناب مولوی سید آغا صاحب پیش نماز کے پاس بہیجا

جناب سیدنا و مولانا مولوی حاجی سید محمد آغا صاحب دام مجدہ العالی

بعد تسلیمات کے عرض یہہ ہے کہ مجھکو مذہب حق کی تلاش و جستجو ہے اور اسی غرض سے تفتیش و تحقیقات اور کتب مذہبی کا مطالعہ کیا کرتا ہون۔ بالفعل مجھے چند شبہے در پیش ہین جنکا حل کرنا علماء دین سے ضروری سمجھتا ہون اور آپ کو پیشوا اور محقق مذہب اسلام سمجھکر آپ سے رجوع کرتا ہون مجھکو امید ہے کہ آپ میرے شکوک کو رفع کرکے میری ہدایت کے باعث ہووین گے۔ منجملہ اون کے ایک شبہہ یہہ ہے جو ذیل مین عرض کیا جاتا ہے۔

آیا حضرات علماء شیعہ جناب امیر کا ایمان خوارج کے مقابلہ مین ثابت کرسکتے ہین یا نہین اگر ثابت کرسکتے ہین تو کس دلیل سے۔ آیا یہہ دلیل اوسی قسم کے دلائل سے ہے جو اہل سُنت حضرات خلفاء کے اثبات ایمان مین پیش کرتے ہین اور حضرات شیعہ اون کو غلط اور باطل ٹھہراتے ہین۔ یا کسی دوسری دلیل سے۔ اگر کوئی دوسری دلیل ہو تو ارشاد فرمائین۔

ہمارے فاضل مجیب نے ضمیمہ انتصار الشریعہ دلیل اثبات ایمان کے پیش کرنے سے گریز کرکے یہہ اصول قرار دیا ہے کہ خوارج کے صرف تین اعتراضات کے رد کرنے سے جناب امیر کا ایمان بمقابلہ خوارج کے ثابت ہو جاتا ہے۔ بعد ازان سبط ابن جوزی (ایک سُنی عالم) کی تحریر سے قصہ خروج خوارج و تردید اعتراضات از جانب حضرت عبد اللہ ابن عباس نقل فرمایا ہے۔

ہمارے فاضل مجیب نے چند فاش غلطیان فرمائین ہین منجملہ اون کے دو تین غلطیان بیان کی جاتی ہین **اول** یہہ کہ اوس واقعہ کو جیسا ابن جوزی نے بیان کیا ہے خوارج تسلیم ہی نہین کرتے لہذا اسپر استدلال غلط ہو گیا۔

دوسرے یہہ کہ خوارج کے اعتراضات صدہا ہین نہ صرف تین۔

لہذا اِس اصول پر جو ہمارے فاضل مجیب نے مقرر فرمایا ہے اونکو لازم تہا کہ خوارج کے جمیع اعتراضات کا جواب شافی اونہین کے مذہب کے اصول پر دیتے تاکہ ایمان ثابت ہوتا اون کے بعض اعتراضات یہہ ہین۔ تدبیر و ارادہ قتل جناب پیغمبرؐ قتل جناب فاطمہؓ۔ شرکت قتل حضرت عثمانؓ۔ قذف حضرت عائشہؓ۔ نزول آیات وعید؛

اسلام ظاہری و ہجرت و نصرت و طمع دنیا عدم قابلیت تولیت امور مسلمین - الزام نفاق وغیرہ وغیرہ
(اعوذ باللہ من تلک الکفریات) ہمارے فاضل مجیب نے جس قاعدہ کو اختیار فرمایا ہے وہ اُنکے
لئے سراسر مضر ہے - تیسرے یہہ کہ اُسوقت کے خوارج مین سے ایک جماعت کا جناب امیرؑ کو پہر مومن
سمجہہ لینا اور اپنے خروج سے توبہ کرنا خوارج حال باشندگان مسقط و زنجبار وغیرہ کے مقابلہ
مین پابندی نہین ہو سکتا اور نہ اِسوقت کے خوارج اِس واقعہ کو اِسطور پر تسلیم کرتے ہین - چوتھے
یہہ کہ کسی جماعت کا ایک شخص کو مومن سمجہہ لینا شیعان پاک و خوارج دونون کے اصول پر
دلیل ایمان نہین ہو سکتی - مثلاً لاکہون صحابہ کا حضرات خلفاء ثلثہ اور جناب امیر کو مومن
سمجہہ لینا مخالفین کے نزدیک دلیل ایمان نہین سمجہی جاتی -

خاکسار سید علی حسین ساکن تہال پور الہ آباد - ۱۴ نومبر سنہ ۹۴ء ۱۶